رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)) [1]

''اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر خصوصی رحمت فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بلا شبہ تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر خصوصی برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بلا شبہ تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

آل محمد ﷺ سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اور بہت سے دوسرے علماء نے یہی فرمایا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ)) [2]

''صدقہ آل محمد کے لیے حرام ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الاحزاب: ۳۳/۳۳)

''بلا شبہ اللہ چاہتا ہے کہ اہل بیت سے گندگی دور کر کے انہیں صاف ستھرا کر دے۔'' چونکہ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے لہٰذا یہ ان پر حرام ہے۔ [3]

ایک اور جگہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

1. صحيح البخاري، الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ ...، ح: ٦٣٥٧
2. مسند أحمد: ٢٧٩/٢.
3. مجموع الفتاوىٰ لابن تيميه: ٤٠٨،٤٠٧/٣.

’’اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت اور عقیدت واجب ہے اور ان کے حق کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔‘‘ [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ:

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے تاویل فاسد کو قبول کرنے کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ’’تیسرا سبب یہ ہے کہ تاویل کرنے والا اپنی تاویل کی نسبت کسی عظیم الشان اور مشہور عقل مند کی طرف کرے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کسی عظیم شخصیت کی طرف منسوب کرے یا کسی ایسے امام کا حوالہ دے جسے امت مسلمہ میں اہم مرتبہ حاصل ہو۔ تاکہ اس طریقے سے وہ اپنی بات کو جہلاء کے ہاں قابل قبول بنا دے، کیونکہ لوگ عظیم الشان شخصیت کی بات کو بہت اہمیت دیتے ہیں حتیٰ کہ اس بات کو اللہ اور اس کی رسول کی بات پر بھی ترجیح دے دیتے ہیں اور یہ کہہ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ یہ ائمہ اور اہل علم ہم سے زیادہ اللہ کو سمجھتے ہیں۔

اسی طریقے سے روافض، باطنیہ، اسماعیلی اور نصیری فرقوں نے اپنے باطل خیالات اور تاویلات کو رائج کرنے کے لیے ان کی نسبت اہل بیت ائمہ کی طرف کر کے اپنا مقصد حاصل کیا، کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ تمام مسلمان اہل بیت کی محبت و تعظیم پر متفق ہیں۔

اس لیے ان گمراہ فرقوں نے اپنی نسبت ان کی طرف کر دی اور ان کی جھوٹی محبت اور احترام کا مظاہرہ کر کے سامعین کو اس دھوکے میں مبتلا کر دیا کہ یہ لوگ اہل بیت سے بڑی محبت کرنے والے ہیں۔ اس حیلے سے انہوں نے اپنے باطل نظریات لوگوں میں جاری و ساری کر دیے۔

اللہ کی قسم! اس طریقے سے کتنی بے دینی، الحاد اور بدعتیں لوگوں میں رائج ہو گئیں، حالانکہ ان کا اہل بیت سے کوئی تعلق نہیں۔

اگر تم اس بات پر غور کرو گے تو حقیقت یہی معلوم ہو گی کہ اکثر مفکرین کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل نہیں ہوتی سوائے لوگوں کے ساتھ حسن ظن کے، انبیاء علیہم السلام کے مخالفین

---

[1] مجموع الفتاوىٰ لابن تيميه: ٢٨/٤٩١.